جامعہ کے لیل و نہار

تربیتی ورکشاپ برائے ناظمین مدارس و جامعات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

زیر صدارت: سینئر علامہ پروفیسر ساجد میر صدر وفاق المدارس و امیر مرکزیہ

مہمان خصوصی: ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث و ممبر قومی اسمبلی

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے زیر اہتمام 18-19 مئی 2013ء بروز ہفتہ اتوار دو روزہ تربیتی ورکشاپ برائے ناظمین مدارس و جامعات جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد ہوئی جس کی صدارت سینئر علامہ پروفیسر ساجد میر نے کی جبکہ نومنتخب ممبر قومی اسمبلی اور ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ڈاکٹر حافظ عبدالکریم مہمان خصوصی تھے۔

تربیتی ورکشاپ کا آغاز قاری حبیب الرحمٰن کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا اس کے بعد مدیر وفاق مولانا محمد یونس نے تربیتی ورکشاپ کی غرض وغایت اور مقاصد سے آگاہ کیا اور بتایا کہ ہر کام کو بہتر سے بہترین کرنے کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ ہر انسان اپنی سوچ کے مطابق کام کا آغاز کرتا ہے مگر دوسروں کے تجربات اور ذاتی مشاہدات کی روشنی میں طریقہ کار میں تبدیلی لاتا ہے۔ اور بہتر نتائج حاصل کرتا ہے۔ خاص کر دینی مدارس میں تعلیمی نظام کو منظم کرنے کے لیے باقاعدہ تربیت کا اہتمام موجود نہیں ہے لیکن وفاق المدارس کے بست وکشاد نے غور وخوض کے بعد یہ مستحسن فیصلہ کیا کہ وفاق سے ملحق مدارس اور جامعات کے ناظمین کے لیے دو روزہ تربیتی ورکشاپ منعقد کی جائے تاکہ مدارس کی کارکردگی اور معیار تعلیم کو بہتر بنایا جاسکے ادارے کو منظم کرنے اور نظم و نسق کے مطابق طلبہ کی تربیت کرنے میں آسانی پیدا ہو۔ اس ضمن میں مختلف تعلیمی شعبوں کے ماہرین گفتگو کریں گے۔ اور اعلیٰ کارکردگی کے لیے رہنمائی دیں گے انہوں نے کہا کہ مدارس کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ یہ لوگ نظم و نسق کے بغیر تعلیمی ادارے چلاتے ہیں یہاں پڑھنے والے بھی کسی ضابطے کے پابند نہیں ہوتے جس کی وجہ سے وہ معاشرہ میں قبول نہیں کیے جاتے۔ جبکہ اکثر مدارس بہت منظم اور مرتب ہیں۔ ان کے ہاں داخلہ سے لیکر فارغ التحصیل ہونے تک باقاعدہ نظام موجود ہے اور ایک مثالی ادارے کی یہی پہچان ہے کہ طلبہ کی کارکردگی کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے جس میں اس کی حاضری نظم و نسق کی پابندی امتحانات کے نتائج شامل ہیں۔ اسی طرح

اساتذہ کرام کی حاضری ان کی تدریسی کارکردگی نصاب کی تکمیل اور ادارہ جاتی معاملات میں دلچسپی کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور اسی بنیاد پر ان کی ترقی وتنزلی عمل میں آتی ہے۔ وفاق المدارس السلفیہ کا بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ تمام دینی مدارس جو کہ وفاق کے ساتھ منسلک ہوں ان کا آپس میں رابطہ ہو۔ ایک دوسرے کے تجربات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

اس کے بعد معروف ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفار نے ناظمین پر زور دیا کہ وہ اپنے اداروں میں تعلیمی معیار کو بہتر بنانے پر زور دیں اس کے لیے انہیں پوری توجہ دینا ہوگی تربیت کے لیے عملی شکل اختیار کرنا اپنے فکر کو زیادہ موثر بنانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ عملی تجربہ بہت جلدی متاثر کرتا ہے ھابیل اور قابیل کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے کوے کو بھیجا۔ اس نے کوئی لیکچر نہیں بلکہ ان کے سامنے مردہ کوے کو دفن کرنے کے لیے طریقہ کار اختیار کیا۔ جس نے ایک طریقہ بتادیا انہوں نے کہا کہ نوجوانوں میں بڑا بننے کی خواہش ہوتی ہے۔ یہ ایسا جنون ہے کہ بعض خودکش بمبار بننے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ طلبہ کی تربیت میں دوسرا کام ان کے ضمیر کو مخاطب کرنا ہوتا ہے۔ نبی سب سے بہادر ہوتا ہے۔ لیکن کسی نبی نے ایسا نہیں کیا جو یہ بمبار کر رہے ہیں۔ اس لیے ہمیں اصلاح احوال کے لیے وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جو موثر ہو۔ طلبہ کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کریں۔ انہیں خارج کرنے کی بجائے اصلاح کی کوشش کریں۔ ناظمین کو چاہیے کہ وہ کلاس کے ماحول کو خوشگوار بنائیں۔ خیر خواہی' ہمدردی اور پیار کرنے والا پرنسپل زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ نوجوانوں میں توانائی اور ہمت بہت ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کا صحیح رخ متعین کرنے کی ضرورت ہے۔

وسائل میں اہم ترین چیز وقت ہے جو گزر جائے وہ واپس نہیں آتا۔ اس لیے بہترین منصوبہ بندی وقت کے استعمال کے لیے ہوتی ہے۔ وقت کا صحیح استعمال بہت سی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔ ضروری اور اہم کام پہلے سرانجام دیئے جائیں اور انہیں ترجیح دی جائے نیز طلبہ اور اساتذہ کرام کے ساتھ مشورہ کیا جائے۔ ان سے دریافت کیا جائے کہ اہم اور ضروری کام کیا ہے اس کے لیے ماہانہ اور سالانہ پروگرام ترتیب دیں۔

وسائل کی تخصیص کریں۔ نیز کرنا کیا ہے اس کو ترجیحاً ترتیب دیں۔ وسائل میں سب سے زیادہ اہمیت فرد کی ہے۔ لہٰذا جو پروگرام بنائیں اس کو مکمل کریں کیونکہ وقت پر کام مکمل نہ کرنا بذات خود کرپشن کی

شکل ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک کام دو آدمیوں کے سپرد کیا گیا۔ ایک امانت دار ہے جبکہ دسرا بددیانت امانتدار ڈھیلا سست اور کاہل ہے۔ مالی بے قاعدگی تو نہیں کرتا۔ لیکن وقت پر کام مکمل نہیں کرتا۔ جبکہ دوسرا تھوڑی بہت کرپشن کرتا ہے۔ لیکن کام وقت پر مکمل کر لیتا ہے۔ لہذا امانت دار ہونا ایک خوبی ضرور ہے لیکن وقت پر کام مکمل نہ کرنا ایک بڑا عیب ہے۔

ضروری کام پہلے سرانجام دینا چاہیے مثلاً حادثہ ہوا۔ دوست زخمی ہے خون کی اشد ضرورت ہے آپ فوراً خون پیدا کریں۔ نا کہ حادثہ کی تفصیلات بتاتے رہیں۔ اور زخمی خون کی کمی سے چل بسے۔

حافظ مسعودؒ عالم نے طلبہ کی دینی اخلاقی تربیت میں ناظمین کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا؛ کہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ناظمین علماء ربانی بنیں چونکہ ان کے کو بڑی ذمہ داری سونپی گئی ہے اور یہ انبیاء کے مشن کے محافظ ہیں۔ تعلیم و تدریس کا انتظام کرنا بڑے شرف کی بات ہے۔ اگر ناظمین خود باعمل ہونگے تو ان کے اثرات طلبہ پر ہونگے۔ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں رہتے تو ہر کام ازخود آپ کو دیکھ کر سرانجام دیتے۔ ناظم کی مسؤلیت ہے کہ وہ طلبہ کے لیے عملی ماحول پیدا کرے۔ ایک مومن کا شرف اور عظمت اس میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے۔ اور اس کے سامنے کھڑا ہو۔ اسی سے طلب کرے۔ خود بھی لوگوں سے مستغنی ہو اور یہی خودی طلبہ میں پیدا کرے۔ ناظمین طلبہ کی تربیت والا شعبہ اپنے ذمہ لیں۔

آج کے دور میں لوگ اپنی مصنوعات کی تشہیر کرتے ہیں تا کہ مال زیادہ فروخت ہو اسی طرح ناظمین بھی مدارس پر خصوصی توجہ دیں اچھا نظم پیدا کریں۔ کیونکہ اس سے بہتر کام ہو سکتا ہے۔ اور طلبہ کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا۔ فارغ التحصیل ہونے والے نیک نامی کا باعث بنتے ہیں طلبہ سے محبت کریں ان کے دل میں مخلوق کی بجائے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں اس کی محبوبیت بڑھ جاتی ہے۔ لوگ از خود اس سے محبت کرنے لگتے ہیں دنیا کی محبت دل سے نکال دیں اللہ تعالیٰ کی محبت کافی ہے لوگوں سے تمنا آرزو نہ کریں۔ اخلاص اور للّٰہیت کے ساتھ کام کریں اللہ تعالیٰ دستگیری فرمائیں گے۔ وہ بہت اچھا کارساز ہے۔

نماز ظہر اور وقفہ طعام کے بعد اجلاس دوبارہ شروع ہوا تو سب سے پہلے پروفیسر عبدالرحمٰن حفیظ

نے تنظیم الاوقات پر بہترین تربیت دی انہوں نے وائٹ بورڈ اور ملٹی میڈیا کے ذریعے نہایت عمدگی کے ساتھ شرکاء کو وقت کی اہمیت اس کے صحیح استعمال اور طریقہ کار سمجھایا اور بتایا کہ کس طرح اہم غیر اہم ضروری اور غیر ضروری فوری اور اچانک کاموں میں فرق کیا جا سکتا ہے۔ اور ان میں ترجیحات سے کس طرح وقت بچایا جا سکتا ہے۔ جس سے شرکاء بہت متاثر ہوئے۔

اس کے بعد پروفیسر علامہ ساجد میر صدر وفاق' جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے ناظم مرکزیہ' جناب پروفیسر عبدالستار حامد امیر مرکزی جمعیت پنجاب اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد تشریف لائے جن کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ خصوصاً حافظ ڈاکٹر عبدالکریم کے حلقہ 172 سے ممبر قومی اسمبلی منتخب ہونے پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اور انہیں دلی مبارکباد پیش کی گئی۔

پروفیسر عبدالستار حامد نے طلبہ اساتذہ اور ناظم مدرسہ کے باہمی رابطہ کی اہمیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک ایسی تکون ہے کہ جس کے بغیر مدرسہ کا تصور ممکن نہیں مدارس کی انتظامیہ اساتذہ اور طلبہ کے باہمی رابطے اور خوشگوار تعلقات سے مدارس کامیاب ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان گاہے بگاہے اجلاس ہوتے رہنے چاہئیں اور جتنی بے تکلفی ہوگی اتنا ہی کام آسان ہوگا ایک دوسرے کے بارے میں حقائق جاننے اور مسائل کو حل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ مثالی نظم ونسق کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ اور طلبہ سے تعاون لیا جائے انتظامیہ کو اساتذہ اور طلبہ کے بارے میں ہتک آمیز رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اساتذہ اور طلبہ کو انتظامیہ کے بارے میں بدگمانی کرنی چاہیے۔ سب کو اپنا اپنا رویہ درست رکھنے کی ضرورت ہے۔ اچھے رویے سے ہی اچھی تربیت ممکن ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے عصری علوم کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ کہ ایک دور تھا جب انہی مدارس سے مفسر قرآن' محدثین عظام' فقہاء کرام اور دیگر اسلامی علوم کے ماہرین کے علاوہ کیمیا دان ماہرین فلکیات ریاضی دان' ستارہ شناس اور طب و جراحت کی نابغہ روزگار ہستیاں پیدا ہوتی تھیں اور تقریباً 900 سو سال تک یہ مدارس کے فضلاء پوری دنیا کی رہنمائی کرتے رہے۔ حتی کہ یورپ کو روشنی میں بدلنے والے ہیں مدارس ہیں یورپ کی ترقی کا راز مسلمانوں کے علوم ہیں اور یورپ نے مسلسل تین صدیاں پوری جدوجہد کی تب اس میں یہ تبدیلی آئی۔ آج بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم

جہاں اسلامی علوم کی خدمت کررہے ہیں وہاں دیگر علوم کی بھی حوصلہ افزائی کریں۔ تا کہ یہ دور دوبارہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کر سکے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم نے فرمایا کہ اس اجتماع میں حاضر ہوکر بڑی خوشی ہوئی ہے وفاق المدارس السّلفیہ کے ساتھ منسلک مدارس کی تعمیر و ترقی اور اعلیٰ تعلیمی معیار کے بارے میں جان کر مسرت ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ بلاشبہ وفاق المدارس کا تعلیمی معیار بہت بلند ہے انہوں نے ناظمین مدارس کو کہا کہ وہ مدارس کے ماحول کو بہتر سے بہتر بنائیں تا کہ طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہو' قرآن و سنت کی تعلیم کو عام کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اساتذہ اپنا رویہ مشفقانہ رکھیں جس کے لیے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی مثال پیش کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سالہ رفاقت میں کبھی اف بھی نہ کیا۔ منتظمین کو چاہیے کہ طلبہ اور اساتذہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔

صدر وفاق المدارس السّلفیہ علامہ پروفیسر ساجد میر نے فرمایا کہ اہم اور ضروری کام سرانجام دیتے ہوئے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم سب امور کے ماہر ہیں لیکن مینجمنٹ کے ماہرین کہتے ہیں کہ کام کتنا اچھا ہی کیوں نہ ہو اس کے باوجود اس میں بہتری کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس میدان میں ہم سب کو سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس نشست کا مقصد بھی یہی ہے کہ منتظمین اور اساتذہ اور وفاق کا انتظام کرنے والے کچھ سیکھیں اگرچہ تمام ٹھیک چل رہے ہیں لیکن میرے خیال میں ہمیں ابھی ضرور کچھ اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مواقع دیے کہ میں نے ان اداروں کو قریب سے دیکھا ہے جہاں ایک چھت کے نیچے تمام علوم سکھلائے جاتے تھے۔ جن میں ماضی کی یادگار تعلیمی ادارے شامل ہیں۔ ان میں بغداد' سمرقند' استنبول' مصر کے شاندار ادارے شامل ہیں۔ جہاں آج بھی وہ تمام سائنسی آلات موجود ہیں جن کے ذریعے تجربات کیے جاتے تھے۔

اگرچہ یہ مطالبہ ایک عرصہ سے جاری ہے کہ اسلامی علوم کے ساتھ دیگر علوم بھی پڑھائے جائیں لیکن میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ اب علوم کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ اب ایسی گنجائش نہیں کہ ایک ہی ادارے میں جمع کر لیا جائے۔ ایسی صورت حال میں نہ تو اسلامی علوم کی تدریس کا حق ادا ہوگا اور نہ دوسرے علوم کا۔

مدارس دراصل اسلامی علوم کی تدریس کے ادارے ہیں۔لہٰذا انہیں اسلامی علوم کی حد تک محدود کرنا چاہیے۔البتہ فارغ ہونے والے طلبہ کو بعض مضامین پڑھانے چاہئیں جن میں اقتصادات' سیاسیات' مذاہب عالم' حاضر العالم الاسلامی' وغیرہ تا کہ ان کے پاس یہ معلومات ہوں اور یہ طریقہ قابل عمل بھی ہے اور دینی مدارس کا جو مقصد ہے وہ پورا بھی ہوگا۔طلبہ کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ معاشی معاشرتی اور سیاسی علوم کی حدود کیا ہیں۔طلبہ کو ایسی شخصیات سے بھی متعارف کرا دینا چاہیے کہ وہ ان سے باقی علوم کی معلومات حاصل کریں۔نصاب میں جو علوم نہیں ہیں ان کا تعارف لیکچروں کی شکل میں ہونا چاہیے۔اس ضمن میں سیرۃ کا مطالعہ از حد ضروری ہے کہ انہوں نے ''رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور عصر جدید'' نامی کتاب تجویز کی کہ اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

انہوں نے ناظمین کو ان کی ذمہ داری یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ہاں زیر تعلیم بچوں کو بتائیں کہ وہ فکری محاذ پر کیا منہج اختیار کریں' انہیں اجتماعیت کی اہمیت سے آگاہ کریں۔اور سمجھائیں کہ مسلمانوں کی کامیابی کا دارومدار اجتماعی زندگی میں ہے۔اسلام نے نماز باجماعت کا حکم دیا' روزہ عام مسلمان بیک وقت رکھتے اور افطار کرتے ہیں حج بھی عظیم اجتماعی عبادت ہے تو پھر باقی زندگی میں اجتماعیت کیوں نہ ہو؟ لہٰذا اپنی وابستگی جماعت کے ساتھ کریں۔جو سنجیدہ باوقار اور بامقصد نصب العین رکھتی ہے۔محض وقتی نعروں یا جذباتی باتوں میں آ کر ایسے لوگوں کے ہاتھوں یرغمال نہ بنیں جو اسلام کے نام پر استعمال کرتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد اور ان کی ذمہ داری اب مدارس پر آ گئی ہے۔یہ فرائض منصبی یعنی کتاب وحکمت کی تعلیم اور تزکیہ اہل مدارس کو ادا کرنا ہے۔لہٰذا تمام منتظمین اور اساتذہ یہ فرض ادا کریں۔تعلیم کا اہتمام تو تھوڑا بہت مدارس کر ہی رہے ہیں لیکن تزکیہ نہیں ہو رہا۔اس پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔اجتماعیت کا ایک پہلو جس میں تزکیہ بھی شامل ہے۔

میں طلبہ کو بطور خاص عرض کروں کہ وہ فکری انتشار سے بچیں۔اور مستقل مزاجی سیکھیں مسائل میں توسیع ہوتی ہے۔لیکن انفرادیت نہیں۔اس لیے مسائل میں اجتماعیت کا اہتمام از حد ضروری ہے۔اب ان لوگوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ وہ الگ جزیرہ بنا کر زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکیں گے آنے

والے وقت میں ایسا ممکن نہیں ہو گا بلکہ جماعت سے وابستگی بہت ضروری ہے۔ ہم عالم اسباب میں زندہ ہیں۔ لہٰذا ہماری ضرورتیں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ اگر اجتماعی سوچ نہ ہوئی تو نہ حاضر اور نہ مستقبل محفوظ رہے گا۔ ہمیں شعوری طور پر اس تقسیم سے بچنا چاہیے ہمیں افراط وتفریط سے بچ کر ایک طاقت بننا ہوگا۔ اور مضبوط ہو کر جماعتی زندگی گزارنا ہوگی۔

عصر کے بعد دوبارہ پروفیسر عبدالرحمٰن حفیظ نے اپنا بقایا پروگرام پیش کیا جسے بڑی دلچسپی سے سنا اور دیکھا گیا۔

نماز مغرب کے بعد ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ اور پرنسپل جامعہ سلفیہ یٰسین ظفر نے ادارے کے نظم ونسق اس کی ضرورت واہمیت پر سیر حاصل گفتگو کی اور اپنے تیس سالہ تجربات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ انہوں نے بنیادی طور پر ناظمین کو آگاہ کیا کہ تعلیم سے پہلے تنظیم ہے جس کے تحت آپ بچوں کو داخلہ دیتے ہیں قواعد وضوابط پر اقرار لیتے ہیں دوران تعلیم اس بات کا اہتمام کرنے سے طلبہ نظم ونسق کے پابند ہو جاتے ہیں اور پوری زندگی وہ سب کام ترتیب سے انجام دیتے ہیں۔ ناظم مدرسہ کو طلبہ کے مستقبل کے بارے میں فکر مند ہونا چاہیے۔ صرف نظام کے مطابق ہی نہیں بلکہ مستقبل کی بہتر منصوبہ بندی سے طلبہ کو رغبت دلائی جائے انہوں نے کہا کہ ایک ناظم ماہر نفسیات بھی ہوتا ہے۔ طلبہ کے چہروں کا مطالعہ از حد ضروری ہے اور ضروری نہیں کہ آپ کسی کوتاہی پر سزا دیں بلکہ انہیں تبلیغ کر کے آئندہ بہتر کردار ادا کرنے کا موقعہ دیں۔ اور بعض دفعہ ایسے طلبہ بھی ہوتے ہیں انہیں سزا کی بجائے نظر انداز کر دیا جائے اگر طالب علم سمجھ دار ہوا تو اس سے بڑی سزا اور کیا ہو سکتی ہے!

انہوں نے کہا کہ آج مدارس کو بعض چیلنجز کا سامنا ہے۔ جن میں بدنظمی نظم ونسق کا فقدان' تجربہ کار اساتذہ کا دستیاب نہ ہونا' نصاب پر عدم استقامت' وسائل کی عدم دستیابی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے نقصانات۔ ادارے کا امتیاز یہی ہے کہ ہم نظم ونسق کے مطابق تعلیم دیں۔

19 مئی 2013ء بروز اتوار تربیتی ورکشاپ کا آغاز صبح 9 بجے تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ اس کے بعد تمام شرکاء کو دعوت دی گئی کہ وہ مدارس کی بہتری کے لیے اپنی آراء اور تجاویز دیں نیز اپنے تجربات سے دوسروں کو آگاہ کریں۔ اس موقعہ پر جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے مہتمم جناب مولانا

عیش محمد صاحب نے خطاب کیا۔انہوں نے فرمایا کہ ہر کام کا بہترین انجام اخلاص سے ہوتا ہے۔مدارس کا کام بہت مشکل ہے۔اس میں بڑی آزمائشیں آجاتی ہیں۔لیکن ہمیں ثابت قدم رہنا ہے۔انہوں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مثال دی اور فرمایا کہ انہوں نے ثابت قدمی سے تمام مسائل کو حل کیا۔

انہوں نے تجویز کیا کہ وفاق کے نصاب سے حماسہ متنبی کو نکال کر دیوانحسان رکھنی چاہیے۔نیز طلبہ کو پابند کیا جائے کہ وہ نصاب کے علاوہ بھی کتابوں کا مطالعہ کریں۔خصوصاً سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سوانح حیات کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔اس سے تشکیک ختم ہو جاتی ہے۔

انہوں نے ناظمین سے گذارش کی کہ بہتر نظام کے لیے وہ اساتذہ اور طلبہ سے مشورہ کیا کریں۔ لیکن آخری فیصلہ مہتمم کا ہی ہونا چاہیے۔اس کے ساتھ مدارس کے حسابات بالکل واضح ہونے چاہیے۔کفایت شعاری سے کام لیں۔تاکہ شکوک وشبہات پیدا نہ ہو۔ہمارے مدارس ملی ادارے ہیں۔مناسب نہیں کہ اس کی وراثت ورثا کو منتقل ہو۔اگر بیٹا اہل ہے مناسب ورنہ اہل لوگوں کے سپرد ادارہ ہونا چاہیے۔مدارس کے اسباب اور سامان کی خود حفاظت کریں۔جیسے حضرت عمر رضی اللہ خارش زدہ اونٹ کو خود گندھک لگا رہے تھے۔اگر کوئی اختلافات ہوں تو انہیں کتاب وسنت کی روشنی میں حل کریں۔مذہبی پیشوا کا کردار بہت عمدہ ہونا چاہیے۔

جامعہ کمالیہ راجووال کے مدیر جناب پروفیسر عبدالرحمن محسن نے وفاق المدارس کی اس کاوش کو بے حد سراہا اور کہا ہمیں اپنے اداروں میں نظام بہتر بنانا چاہیے۔اساتذہ کی تقرری زبانی کلامی ہوتی ہے۔جبکہ اس کے لیے کوئی فارمولا چاہیے اور نہ ہی کوئی فارم پر کرایا جاتا ہے۔اسکے کوائف اس کی دلچسپی کے میدان تعلیمی استعداد تجربہ اور تقرری کتنی مدت سے ہے۔اور ادارہ چھوڑنے کا طریقہ کار وغیرہ اساتذہ کرام کی تعطیلات کا فارمولا وغیرہ یہ طے ہونے چاہیے انہوں نے مدارس کے امتحانی نظام کو ناقص قرار دیا اور کہا کہ یہ سال بھر کی محنت جانچنے کے لیے ہوتے ہیں۔لیکن پیپرز اتنے ناقص ہوتے ہیں کہ جو نصاب کا احاطہ نہیں کرتے۔سوالات کا انداز مختلف ہونا چاہیے۔اور آج کل جو طریقہ کار رائج ہے اسے اپناتے ہوئے سوالات مختصر ہو اور تمام نصاب پر تقسیم کر دیا جائے۔اور اگر نصاب کے بارے میں زیادہ سے زیادہ سوالات دے دیئے جائیں تو طلبہ اس کی پوری طریقے سے تیاری کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ مدارس میں ہر روز ہر

پریڈ کی حاضری ہونی چاہیے۔

طلبہ کو کھلے دل سے تعطیلات مل جاتیں ہیں۔ یہ تعطیلات سکول یا کالج میں ممکن نہیں ہیں مدارس میں زیر تعلیم طلبہ کے بارے میں والدین بھی سنجیدہ نہیں ہیں اور گھر کا کوئی کام ہوان طلبہ کو رخصت پر بلا لینا آسان سمجھتے ہیں۔طلبہ کی رخصت کے بارے میں بھی فارمولا طے ہونا چاہیے اگر استاد کے پاس حاضری شیٹ ہو اور وہ اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھے اور ادارے کو مطلع کرتا رہے۔ 90% حاضری کی بنیاد پر امتحان میں شرکت کرنے کی اجازت ہوگی۔۔اسی طرح طلبہ کے ہوسٹل کلاس رومز کی صفائی کا بھی اہتمام کیا جائے۔

مدارس میں تحریری ریکارڈ بھی موجود نہیں ہے۔اساتذہ تحریری درخواست برائے رخصت دینا توہین سمجھتے ہیں اسی طرح آمدہ خطوط اور اس کے حوالات پر مبنی خطوط کی نقلیں نہیں ہیں۔سرکاری اداروں سے آمدہ خطوط بھی محفوظ نہیں۔انہوں نے رائے دی کہ وفاق اپنے نصاب کے آخر میں ایک مضمون ایسا شامل کرے جس میں اداری کام کرنے کا سلیقہ آجائے۔

جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی کے ناظم جناب مولانا ضیاء الرحمٰن نے کہا کہ حکومت پاکستان نے تعصب سے کام لیا ہے۔اور غیر ملکی طلبہ کا داخلہ بند کر دیا ہے۔اس کے ساتھ انہوں نے یہ شکوہ بھی کیا کہ طلبہ بھی تعصب سے کام لیتے ہیں پاکستانی غیر ملکی طلبہ۔سندھی پنجابی' پٹھان' بلوچی' افغانی ایک دوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرتے لہٰذا نصاب میں ایسا مضمون شامل کرنے کی ضرورت ہے جس سے باہمی پیار محبت پیدا ہوانہوں نے تجویز دی کہ انتظامیہ کو بہتر نتائج کے لیے اساتذہ سے بار بار مشاورت کرنی چاہیے تاکہ بہتر نتائج آسکیں۔غلط فہمی کا فوری ازالہ کرنا چاہیے۔ہمیں اخلاص کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔

جامعہ دارالسلام واربرٹن کے مولانا نجم الثاقب نے فرمایا کہ مدارس میں داخلہ ماہ شوال میں ہوتا ہے۔لیکن بعض مدارس میں داخلہ سارا سال جاری رہتا ہے۔اس طرح نئے آنے والے طلبہ کو نصاب پڑھانا بہت مشکل ہوتا ہے۔نصاب کا دورانیہ کم کر کے ساڑھے چھ سال کا کر دیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ مدارس میں دو طرح کے طلبہ آتے ہیں ایک حفاظ اور دوسرے غیر حفاظ منزل سننے والا کام نصاب کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے۔لہٰذا تعلیمی نظام الاوقات میں اتنی وسعت ہو کہ طلبہ اپنی منزل پوری کرتے رہیں۔غیر حفاظ کا ناظرہ بھی بہت اچھا ہونا چاہیے۔انہوں نے مزید کہا کہ بعض طلبہ معاشی

مسائل کی وجہ سے تعلیمی سلسلہ جاری نہیں رکھ سکتے۔لہٰذا دو سالہ کورس بھی پڑھائے جائیں تو کم از کم طلبہ اپنا عقیدہ درست کر لیں طلبہ کو چاہیے فراغت کے بعد اپنے مراکز کے ساتھ وابستہ رہیں۔اس سے انہیں بہت سے فوائد حاصل ہونگے۔

جامعہ سلفیہ اسلام آباد کے مدیر ڈاکٹر طاہر محمود نے مدارس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے چند تجاویز دیں انہوں نے کہا کہ اساتذہ کو اپنے مشن سے مخلص ہونا چاہیے صاحب تقویٰ ہو مطالعہ کا شوق رکھیں۔دنیاوی اغرض سے پہلے اپنے مشن پر نظر رکھیں۔اجتماعی فوائد کا لحاظ کریں قائدانہ صلاحیتوں سے متصف ہوں۔فن تدریس سے آگاہی ہو۔جذبہ دعوت وتبلیغ سے سرشار ہوں تحقیق وجستجو اور مطالعہ کا جنون ہو۔انہوں نے تجویز دی کہ جن مدارس میں مقالات لکھنے کا طریقہ موجود ہے۔ان کی فہرست مرتب کریں اور مدارس کو بھیجیں تاکہ باہمی فائدہ اٹھایا جاسکے۔

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے مدیر ڈاکٹر حسن مدنی نے فرمایا کہ نبوت سب سے بڑا انسانی منصب ہے۔اور سب سے عظیم الشان کام انبیاء کا مشن ہے۔دینی تعلیم اسی سلسلے کی کڑی ہے جو کام دینی مدارس سرانجام دے رہے ہیں۔

تعلیمی ادارہ کسی عمارت یا نظام کا نام نہیں اگر کسی ادارے میں قابل اساتذہ ہوں تو وہ درخت کے سائے میں بھی یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں۔اس لیے تعلیمی ادارے میں سب سے اہم چیز قابل اساتذہ ہیں۔یہ مارکیٹ سے دستیاب نہیں ہوتے۔بلکہ انہیں تیار کرنا پڑتا ہے۔ان کی قدر کرنی چاہیے۔اساتذہ کرام کو حق الخدمت میں کمی کی وجہ سے ایسا مشن ترک نہیں کرنا چاہیے۔انہیں بہترین مثال بننا چاہیے مثالی شخصیات کو دیکھ کر لوگ اپنے بچے تعلیمی اداروں کے سپرد کرتے ہیں ناظمین کو چاہیے کہ اساتذہ کی کارکردگی پر نظر رکھیں طلبہ کا ٹیسٹ لیں نصاب کی تکمیل کا جائزہ لیں۔جوابی کاپیوں کو خود چیک کریں۔

تعلیمی ادارے میں لائبریری کا اہتمام کریں طلبہ کو کتاب کے ساتھ تعلق کا طریقہ بتایا جائے ان میں مطالعہ کا شوق پیدا کریں بلکہ پڑھنے پر مجبور کریں۔ہر موضوع پر اہم کتابوں کا تعارف کرایا جائے۔

دوران تعلیم طلبہ کو تحقیق کی طرف راغب کیا جائے عملی تعلیم کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔جدید تعلیمی اداروں میں عملی تعلیم 60% سے زیادہ ہے طلبہ کو اسماء الرجال اور ترجمہ کتب کا کام دیا جائے۔

ہمارا نصاب تعلیم دیگر اداروں کی نسبت بہت بہتر اور اچھا ہے۔لیکن اس میں بعض چیزیں تکرار کے ساتھ ہیں (اس کی وضاحت بعد میں کر دی گئی تھی۔ کہ ابواب تقسیم ہیں بعض ابواب پر ترکیز ہے جب باقی احادیث کی تلاوت ہے)

انہوں نے کہا کہ یہ احادیث کا دور ہے معاشرہ دین ودنیا میں منقسم ہے۔علماء دنیاوی علوم سے واقف ہیں جبکہ دنیادار دین علوم سے بے بہرہ ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین دنیا کی تعلیم دی ہے لہٰذا اہل مدارس ان معروضات پر غور فرمائیں۔

ممتاز ماہر تعلیم جناب پروفیسر محمد یحییٰ صاحب نے تعلیمی اداروں کو پیش آمدہ مسائل اور ان کے حل پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔انہوں نے سورۃ یوسف کا تذکرہ فرمایا اور کہا کہ یہ احسن القصص ہے اس میں بڑی حکمت کی باتیں موجود ہیں۔اس سے مکمل رہنمائی حاصل کرنی چاہیے حضرت یوسف علیہ السلام نے جب اپنا خواب حضرت یعقوب سے بیان کیا تو انہیں یہ تلقین کی کہ اس کا تذکرہ اپنے بھائیوں سے نہ کرنا کیونکہ اس کی تعبیر میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک اہم ذمہ داری سونپنے والے ہیں۔تاکہ اس وقت تک بڑی آزمائش سے بچے رہو۔گویا یہ ایک مربی کا انداز ہے۔کہ وہ اپنے بچوں کو مشکلات سے بچاتا ہے۔طلبہ بھی دراصل ایک عظیم مشن کے لیے منتخب ہوتے ہیں لہٰذا انہیں اس پر مطمئن ہونا چاہیے۔

ہم سب انبیاء کے وارث ہیں ہماری ذمہ داری ہے کہ عام آدمی اور بادشاہ کے سامنے ایک ہی دعوت دیتے ہیں۔علماء کو تمام علوم سے باخبر ہونا چاہیے مدارس کے مسائل کو حل کرنے میں حکمت سے کام لیا جائے اور مشن کی تکمیل میں دن رات محنت کی جائے۔

نماز ظہر کے بعد وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے تمام مراحل میں اول، دوم، سوم آنے والے طلبہ وطالبات کو نقد انعامات اور شیلڈ وسرٹیفکیٹ پیش کیے۔رئیس الجامعہ حاجی بشیر احمد صاحب پروفیسر محمد یحییٰ، ڈاکٹر حسن مدنی، ڈاکٹر طاہر محمود، ڈاکٹر انس مدنی، مولانا عبدالرحمٰن قدوسی، اور بزرگ اور روحانی پیشوا مولانا عیش محمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے طلبہ کو انعامات سے نوازا جبکہ محترمہ باجی رقیہ صاحبہ نے طالبات کو انعامات تقسیم کیے۔حافظ مسعود عالم صاحب کی دعا سے یہ عظیم دوروزہ تقریب اختتام کو پہنچی......